ساتھ ہی موصوف نے ان فطری قوانین کی توضیح کی ہے جن کی پیروی انسان کے لئے بشرطیکہ وہ صنعتی تمدن کی ہلاکت آفرینیوں سے نجات حاصل کر سکے۔ موجب فلاح وبہبود ہے۔ اس سلسلہ میں موصوف نے جن پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا ہے وہ نہ صرف یہ کہ اسلام سے ملتے جلتے ہیں بلکہ حق یہ ہے ان کے ذریعہ اسلامی تعلیمات اور اسلام کے نظام زندگی کی تائید ایک ایسے موثر اور سائنٹفک طریقہ پر ہوتی ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ایک انصاف پسند شخص کو خصوصاً اور مشرقی عادات واطوار کی عموماً صداقت وحقانیت کا اعتراف کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی باقی نہیں رہتا۔ اسی بناپر جس طرح اٹھارہویں صدی میں روسو کی کتاب معاہدۂ عمرانی نے فکر وخیال کی دنیا میں ایک انقلاب عظیم بپیدا کردیا تھا ابھی حال میں اس کتاب نے یورپ اور امریکہ کے ارباب فکر ونظر کی دنیا میں بھونچال بپیدا کردیا ہے ہم آئندہ کسی اشاعت میں اس کتاب کے بعض نہایت اہم چیدہ چیدہ اقتباسات پیش کریں گے، یہی بلند پایہ اور انقلاب آفریں کتاب ہے جس کا ترجمہ جناب محمد یوسف اور جناب محی الدین نے کیا ہے اصل کتاب تو علمی۔ تحقیقی اور فکری اعتبار سے جس مرتبہ ومقام کی ہے وہ تو ہے ہی۔ لیکن لائق مترجمین نے بھی کمال کردکھایا ہے۔ جنوبی ہند میں بیٹھ کر اس قدر شستہ ورفتہ اور شگفتہ اردو زبان میں اتنی ضخیم اور سائنٹفک کتاب کا ترجمہ کردینا زبان اور اس کے اسالیب بیان پر قدرت کی روشن دلیل ہے۔ پھر خود مدراس یونیورسٹی بھی کچھ کم قابل داد نہیں ہے جس نے عہد حاضر کی ایک بلند پایہ علمی کتاب کو اردو کے جامہ میں ملبوس کراکے بصرف زرکثیر بڑے اہتمام کے ساتھ اس کو شائع کیا۔ یونیورسٹی اور لائق مترجمین دونوں ارباب علم اور قدردانان اردو کی طرف سے اس مبارک کام کے لئے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

ایک نادر روزنامچہ از ڈاکٹر نور الحسن ہاشمی تقطیع خورد۔ ضخامت ۲۰۷ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت دو روپیہ آٹھ آنے پتہ:۔ ادارہ فروغ اردو۔ ۳۷ امین آباد پارک لکھنؤ۔

ضلع ہردوئی میں ایک بہت پرانا قصبہ سندیلہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں مولوی سید مظہر علی نام کے ایک بزرگ تھے جنہوں نے عربی۔ فارسی اور اس زمانہ کے مطابق انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور معمولی سی حالت سے ترقی کرکے قصبہ کے اعیان وامراء میں شامل ہوگئے۔ موصوف